جلد ۲۹ | ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ محرم ۱۳۶۰ھ | ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۶

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو صاحبزادیوں کے نکاح کا خطبہ

۲۲۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو خطبۂ جمعہ سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور میں اپنی دو صاحبزادیوں سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خطبۂ جمعہ شروع کرنے سے پہلے میں

دو نکاحوں کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اس سے قبل میں منتظمین پر اظہارِ افسوس کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے

عورتوں کے لئے پردہ

وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ ہماری عورتوں میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کافی بیداری ہے۔ اور وُہ حتی الوسع کسی جلسہ یا خطبہ کے موقعہ کو جانے نہیں دیتیں۔ ایسی صورت میں ان کے لئے انتظامات کو فراموش کر دینا بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ وُہ اپنے اخلاص اور جوش کی وجہ سے موقعہ کو چھوڑ بھی نہیں سکتیں۔ اور انتظام نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف اُٹھاتی ہیں۔ اور یوں بھی

جماعت احمدیہ کی معزز مستورات

کے بیٹھنے کے لئے مناسب انتظام کا نہ ہونا اپنوں اور پرائوں کے سامنے شرمندگی کا موجب ہے۔ ہماری جماعت پچاس سال سے قائم ہے۔ اور اس عرصہ میں پچاسوں ہی مرتبہ اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے۔ مگر پھر بھی اس کو بھول جانا میری سمجھ اور عقل سے باہر ہے۔ یوں تو ہماری مستورات ہر جمعہ میں آتی ہیں۔ مگر بالخصوص جب جلسہ ہو۔ تو اس موقعہ پر تو ضرور ہی پہونچتی ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر اگر اور نہیں۔ تو سامنے کی طرف ہی قناتیں لگا دینی چاہیئے تھیں۔ تا وُہ سامنے کی طرف سے تو کھلی نظر نہ آئیں۔

اس کے بعد میں نکاح کے خطبہ کی طرف توجہ کرتا ہوں:۔

اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے لئے

شادی کی ضرورت

کو نہ صرف تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کو ضروری قرار دیا ہے۔ اسلام اور دُوسرے مذاہب میں یہ فرق ہے۔ کہ قریباً قریباً دوسرے تمام مذاہب میں کم از کم

تجرد کو نکاح پر فضیلت

دی گئی ہے۔ بعض نے تو نکاح کو ایک قسم کا گناہ قرار دیا ہے۔ اور بعض نے تجرد کو بڑی نیکی۔ اور بعض نے تجرد کو نکاح کی نسبت زیادہ اچھا بتایا ہے۔ اور دُنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے اصُولی طور پر نکاح کو جزوِ دین قرار دیتے ہُوئے

تجرد کو دین کے خلاف

قرار دیا ہے۔ سب سے زیادہ باقاعدگی کے ساتھ تجرد کی صورت عیسائیوں میں ہے۔ اور بدھوں کی بھی ان سے ملتی جلتی ہے۔ ان دونوں مذاہب میں تجرد کو قائم رکھنے کے لئے منظم صورتیں موجود ہیں۔ ہندوؤں میں بھی سادھوؤں ڈیرہ کا سسٹم ہے۔ جو مرد بھی ہوتے ہیں۔ اور عورتیں بھی۔ مگر ان کے لئے کوئی باقاعدہ نظام ان میں نہیں۔ عیسائیوں اور بدھوں میں باقاعدہ نظام کے ماتحت ان کے لئے ادارے وغیرہ بنے ہُوئے ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی زندگیوں کو وقف کریں۔ وُہ وہاں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے حکم ہوتا ہے۔ کہ شادی نہ کریں۔ اور اسے گویا

اعلیٰ درجہ کی نیکی

سمجھا جاتا ہے۔ یہود میں بھی تجرد کو ترجیح دی گئی ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ ان میں بھی ایسے وقف ہُوا کرتے تھے۔ حضرت مریمؑ کو ابتدا میں وقف کیا گیا تھا۔ گو بعد میں اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت تجرد توڑ دیا گیا۔ تو یہود میں بھی اس کا رواج تھا۔ عیسائیوں میں

Monk Houses.

ہوتے ہیں۔ جہاں ایسے مرد عورت جمع رہتے ہیں۔ یہود میں کوئی ایسا طریق تو نہ تھا۔ مگر آخری زمانہ میں بہرحال تجرد کو نکاح پر ترجیح دی جاتی تھی۔ اور ان میں جن لوگوں نے ایسا کیا۔ ان کے متعلق تعریفی کلمات پائے جاتے ہیں۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ وُہ اچھے لوگ تھے۔ اور نیک تھے۔ عورتوں کو بھی وقف کیا جاتا تھا۔ اور اسے نیکی سمجھا جاتا تھا۔ دُنیا میں یہی بڑے بڑے مذاہب ہیں۔ عیسائی۔ ہندو۔ بدھ اور یہودی۔ اور ان سب میں تجرد کو ترجیح حاصل ہے۔ ان سے نیچے اتر کر زرتشتی مذہب ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں ان میں تجرد کی مثالیں یوں تو موجود نہیں۔ مگر تجرد کو ترجیح ان میں بھی ہے۔ جیسے اُن کے قبرستانوں میں کام کرنے والے مجرد ہوتے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو شام کے وقت بازو میں درد کی شکائت ہوگئی۔ جس میں خدا کے فضل سے اس وقت تخفیف ہے۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بھر قلی سردرد اور بخار کی وجہ سے زیادہ ناساز رہی۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو سردرد اور چکروں کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

اور یہ ان کے نیک ہونے کا ثبوت سمجھا جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ان میں بھی تجرد کو نیکی سمجھا گیا ہے۔ مگر

اسلام کی تعلیم

ان سب کے خلاف ہے! کہ شادی ضروری ہے۔ اور شادی نہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ گویا دونوں شقیں صرف اسلام نے ہی اختیار کی ہیں۔ یعنی تجرد کو ناپسند اور بُرا قرار دیا ہے۔ اور شادی کو نہ صرف پسندیدہ بلکہ ضروری بتایا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تجرد کی حالت میں فوت ہو۔ وہ بطال ہے۔ گویا اس نے اپنی عمر ضائع کردی اور اس کی پیدائش کا جو منشا تھا۔ اسے اس نے پورا نہیں کیا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ

انسان اور حیوان میں فرق

یہی ہے۔ کہ حیوان چونکہ عارضی زندگی کے لئے ہے۔ اس لئے اس کی شادی یا بیاہ کا سوال ہی نہیں۔ مگر انسان کو چونکہ اللہ تعالےٰ نے مستقل زندگی دی ہے۔ اور یہ مستقل زندگی مستقل قیام بھی چاہتی ہے۔ اور اس سے چاہا گیا ہے۔ کہ وہ نیکی کو دنیا میں قائم رکھے۔ اللہ تعالےٰ بھی اسے اپنی

ربوبیت کی چادر

اوڑھا دیتا ہے۔ اور کسی چیز کے متعلق یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ قائم رہے۔ نہ زمین کے متعلق یہ بات ہے۔ اور نہ آسمان کے متعلق۔ اگر کسی کے لئے ہے تو صرف انسان کے لئے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان میں اپنی ذات میں کوئی ایسی خوبی رکھی گئی ہے کہ جو ہمیشہ رکھے جانے کے قابل ہے اور جب یہ صورت ہو۔ تو اسے اس دنیا میں فنا ہونے کی اجازت کیوں کر دی جاسکتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ

مرنے کے بعد بھی زندگی

ہے۔ تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں بھی اس کی نسل قائم رہنی چاہیئے۔ دنیا میں کوئی معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی ایسا نہیں کرتا۔ کہ عمدہ غلہ کو ضائع کردے۔ اعلےٰ بیج تو نہ رہنے دے سڑا گلا ہوا رکھ لے یا جانوروں مثلاً گھوڑے۔ بھیڑ۔ بکری وغیرہ کے تندرست بچے تو ضائع کردے۔ اور جو ناقص ہوں انہیں رہنے دے ہمیشہ اچھی نسل کو قائم رکھا جاتا ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ دنیا کی مخلوق میں سے بہترین انسان ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہے۔ کہ انسانوں میں سے بھی بعض بہتر ہوتے ہیں۔ تو یہ بھی ضروری ہے۔ کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کی نسل بھی باقی رہے۔ اور یہ کہ جو انسانوں میں سے اعلےٰ ہو۔ اس کی

نسل کا باقی رہنا

دوسرے انسانوں سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ تمام مذاہب یعنی ہندو۔ بدھ۔ عیسائی اور زرتشتی سب مانتے ہیں۔ گو بدھوں میں کچھ اختلاف بھی ہے۔ مگر زیادہ تر میلان اسی طرف ہے۔ کہ مرنے کے بعد

رُوح کا قیام

رہتا ہے۔ تناسخ کے عقیدہ کی بنیاد ہی اس صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ کہ رُوح کے قیام کو تسلیم کیا جائے۔ گویا انسان کے مرنے کے بعد روح کے زندہ رہنے اور ترقی کرنے پر سب مذاہب کا اتفاق ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ بہترین چیز ہے۔ اور ایسی چیز کو دنیا سے فنا ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تجرد اسے فنا کرنے والی بات ہے۔ اگر تجرد اچھی چیز ہے۔ تو اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں میں قائم کرنا چاہیئے۔ مگر ایسا کرنے کا نتیجہ ظاہر ہے۔ یعنی نسل انسانی مٹ جائیگی یا متقی نیک اور پاکباز لوگ دنیا میں بے نسل رہ جائیں گے۔ اور ہمیشہ گندے لوگوں سے ہی نسل چلے گی۔ پس اگر شادی بُری چیز ہے اور نیک وہ ہے جو شادی نہ کرے۔ تو

نیکوں کی نسل کا دنیا سے خاتمہ

ہو جائے گا۔ اور صرف بدوں کی نسل باقی رہ جائے گی۔ اور اگر تجرد اچھی چیز ہے تو ماننا پڑے گا۔ کہ انسان قائم رکھے جانے کے قابل نہیں۔ اور اگر اس دنیا میں یہ رکھے جانے کے قابل نہیں۔ تو پھر اگلے جہان میں اس کے زندہ رکھنے میں کوئی حکمت ہی باقی نہیں رہتی۔ اور اگر

اعلیٰ اور بہتر انسان

اسے مانا جائے جو شادی نہ کرے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ دُنیا میں گھٹیا درجہ کے لوگوں کی نسل تو قائم رہے۔ اور نیک لوگوں کی فنا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا تو عام دنیادار لوگ بھی نہیں کرتے۔ دنیوی حکومتیں بھی ایسے انتظامات کرتی ہیں۔ کہ سانڈ وغیرہ اچھی نسل کے رکھے جائیں۔ تا عمدہ جانور مہیا ہوسکیں۔ رڈی اور بیمار جانوروں کی نسل کو محفوظ نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ نسل کشی کے لئے اعلیٰ درجہ کے سانڈ رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح بیج وغیرہ بھی اعلےٰ قسم کے رکھے جاتے ہیں ادنےٰ نہیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ نیک لوگ تو دنیا سے مٹ جائیں۔ اور بروں کی نسل جاری رہے۔ انسان کے لئے جو مذہب تجرد کو بہتر قرار دیتا ہے۔ وہ گویا یہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں نسل ادنےٰ درجہ کے لوگوں سے چلائی جائے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تجرد کے خلاف ہے۔ اور جس نے شادی کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور یہ اسلام کی

ایک بہت بڑی فضیلت

دوسرے ادیان پر ہے۔ اور یہ نہائت درجہ کا فلسفہ ہے۔ جس پر مسلمانوں نے بھی غور نہیں کیا۔ جب اللہ تعالےٰ نے نسل انسانی کو ایسا اہم قرار دیا ہے۔ اور انسان کی ذات میں بہت خوبیاں رکھی ہیں۔ تو تجرد اختیار کرنے یا اس کی حوصلہ افزائی کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ ان خوبیوں کو دنیا سے ضائع کردیا جائے۔ حالانکہ انسان کا یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ خوبیوں کو دنیا میں نمایاں کرنے کا سامان کرے۔ اور بہتر سامان کرے۔ اور اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس چیز کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ جس کے لئے نسلِ انسانی کو پیدا کیا گیا ہے۔ جب ہم ایک طرف تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بیج عمدہ ہونا چاہیئے۔ تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ دوسری طرف وہ احتیاطیں نہ برتیں۔ جن سے بہتر غلّہ پیدا ہوسکے۔ اس لئے ایک طرف تو شادی ضروری ہے۔ اور دوسری طرف شادی کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ جوڑ عمدہ ہو اور تعلق ایسا ہو۔ جو دین و دنیا دونوں لحاظ سے اچھا ہو۔

بے جوڑ شادیوں کے نتائج

ہمیشہ بُرے نکلتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جو جوڑ لگائے ہیں۔ دیکھو ان میں کیسی خوبصورتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھو۔ وہ اگر پراگندہ ہوں۔ تو بھی ان میں

ایک حُسن

نظر آئے گا۔ دریا نہروں کی طرح باقاعدگی کے ساتھ بنائے نہیں جاتے۔ مگر ان پر جاکر طبیعت پر جو خوشکن اثر ہوتا ہے۔ وہ نہروں پر جانے سے نہیں ہوتا۔ پہاڑ کسی انسانی قاعدہ کے مطابق بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ مگر پہاڑ کے نظاروں کو دیکھ کر جو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ وہ لارنس گارڈن کو دیکھ کر نہیں ہوتی۔ کتنے لوگ ہیں جو لارنس گارڈن دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ پہاڑوں کی وسعت اور ان کے بے ڈول ہونے میں بھی ایک تناسب قدرت نے رکھا ہے۔ اور یہ

تناسب، قدرت کی ہر چیز میں

ہے۔ اور اس میں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ ہم بھی اپنے کاموں میں اسے مدّنظر رکھیں اس لئے نکاح کرتے وقت وُہ اصول مدّنظر رکھنے ضروری ہیں۔ جو اُسے دین اور دُنیا دونوں لحاظ سے زیادہ سے زیادہ ترقیات کا موجب بنا سکیں:۔

چونکہ اس کے بعد مجھے

جمعہ کا خطبہ

بھی پڑھنا ہے۔ اس لئے اس خطبہ کو اسی حد تک رکھتا ہُوں۔ اور یہ اعلان کرنا چاہتا ہُوں۔ کہ اس وقت میری لڑکیوں امۃ الرشید بیگم۔ اور امۃ العزیز بیگم کے نکاح ہیں۔ امۃ الرشید بیگم کا نکاح میاں عبد الرحیم احمدؐ صاحب کے ساتھ تجویز ہُوا ہے۔ ان کا پہلا نام تھا۔ مگر ایک مصلحت اور خواب کی بناء پر اب ان کا نام عبد الرحیم رکھ دیا گیا ہے۔ اور چونکہ اُن کے والد کا نام علی احمد ہے۔ اس لحاظ سے احمد بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے جس خواب کا ذکر کیا وُہ یہ ہے۔ کہ جب میں اس رشتہ کے متعلق استخارہ کر رہا تھا۔ تو

میں نے خواب دیکھا

کہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ایک بہت بڑی دعوت کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس میں بہت سے لوگ شریک ہیں۔ میز کُرسیاں اور بنچ پڑے ہیں۔ صدر کی جگہ پر مَیں بیٹھا ہُوں۔ اور کُچھ لوگ اور بھی میرے ساتھ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی دعوت میں شریک ہیں۔ اور اس دعوت میں جو سرو (خدمت) کرنے والا ہے۔ معلوم نہیں۔ وُہ کس نسبت سے بھائی عبد الرحیم صاحب معلوم ہوتے ہیں۔ یُوں تو بھائی صاحب اب بہت ضعیف ہیں۔ نظر بھی کُچھ کمزور ہو چکی ہے۔ مگر اس وقت وُہ بالکل جوان معلوم ہوتے ہیں۔ عمر چوبیس پچیس سال کی ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضہ مجھے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ میاں دیکھو تو یہ کیسا جوان ہے۔ میں حیران ہوتا ہُوں۔ کہ یہ تو قریبًا ۶۵ سال کی عمر کے بوڑھے تھے۔ مگر اب کیسے جوان ہیں:۔

مَیں نے اس

خواب کی تعبیر

یہی سمجھی۔ کہ حضرت خلیفۂ اوّل رضہ چونکہ میری اس لڑکی کے نانا ہیں۔ اس لئے ان کے دکھائے جانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک بھی یہ رشتہ پسندیدہ ہے۔ بھائی عبد الرحیم صاحب کا جوان نظر آنا اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ چُونکہ

میاں عبد الرحیم احمدؐ صاحب

کی صحت کمزور ہے۔ دُبلے پتلے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ وُہ چاہے تو ان کی جسمانی صحت کو مضبوط کر دیگا میرے نزدیک تو یہی دیکھنا چاہیئے۔ کہ لڑکا نیک اور دیندار ہو۔ بڑی دعوت کے دکھائے جانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس لڑکے کے والدین غریب ہیں۔ والد چونکہ بیمار ہیں۔ اس لئے گزارہ کی کوئی ایسی صُورت نہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ دعوت سے اللہ تعالےٰ نے یہ اشارہ کیا ہے۔ کہ

رزق کی کشائش

اس کے ہاتھ میں ہے۔ وُہ اگر چاہے تو غریبوں کو بھی امیر کر سکتا ہے۔ اور چاہے۔ تو امیروں کی دَولت بھی چھین سکتا ہے:۔

بعض دوستوں نے جن سے میں نے مشورہ کیا۔ یہ تحریک کی تھی۔ کہ ان کا نام عبد الرب تبدیل کر دیا جائے۔ اور خواب کے مطابق عبد الرحیم رکھ دیا جائے۔ چنانچہ میں نے ان کا نام عبد الرحیم احمد رکھ دیا ہے۔ یہ رشتہ گو ہمارے خاندان سے باہر ہے۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بڑھے گی۔ تو آخر

رشتے خاندان سے باہر

بھی کرنے پڑیں گے۔ میری یہ لڑکی امۃ الرشید بیگم مرحومہ امۃ الحیّ کی لڑکی ہے۔ اس کی بڑی بہن کا رشتہ گزشتہ سال میاں مظفر احمدؐ صاحب کے ساتھ ہو چکا ہے:۔

دُوسری لڑکی امۃ العزیز بیگم کا نکاح

میاں حمید احمدؐ صاحب

کے ساتھ طے پایا ہے۔ وُہ میرے بھتیجے اور میرزا بشیر احمدؐ صاحب کے لڑکے ہیں۔ ایک ایک ہزار روپیہ دونوں کا مہر ہے۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کے لڑکے ہیں۔ اور میری مرحومہ بیوی سارہ بیگم صاحبہ کے رشتہ دار ہیں۔ اس ضمن میں

ایک لطیفہ

بھی مجھے یاد آگیا۔ بعض باتیں ہوتی ہیں جن میں اللہ تعالےٰ کی بعض عجیب حکمتیں ہوتی ہیں۔ شروع شروع میں جب میاں عبد الرحیم احمدؐ قادیان آئے۔ تو بہت چھوٹے تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور چھوٹا سا لڑکا بھی تھا۔ جب یہ دونوں ان سے ملنے کے لئے آئے۔ تو میں

مرحومہ سارہ بیگم صاحبہ

کے کمرہ میں تھا۔ اور اس وقت ان کے ساتھ یہی گفتگو کر رہا تھا۔ کہ بہار کے لوگ اُردو صحیح نہیں بول سکتے۔ بلکہ الفاظ آگے پیچھے کر دیتے ہیں۔ اس سے چند روز پہلے چودھری شمشاد علی صاحب مرحوم یہاں آئے تھے۔ اور میں ذکر کر رہا تھا۔ کہ انہوں نے اس زبان کے تغیر کے کئی واقعات سنائے تھے۔ غرض میں سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ سے کہہ رہا تھا۔ کہ بہار کی اُردو دِلّی کی اُردو سے بہت مختلف ہے۔ اور وُہ کہہ رہی تھیں۔ کہ یہ بات نہیں

دیہات کے لوگ

اس طرح بولتے ہیں۔ شہروں کے اور بالخصوص تعلیم یافتہ لوگ ایسا نہیں کرتے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ یہ دونوں نیچے آگئے۔ انہوں نے ہنس کر کہا۔ کہ یہ رشتہ میں میرے دادا ہوتے ہیں۔ مگر یہ بات آہستہ سے کی۔ اسی لئے میں سمجھ نہ سکا۔ کہ ان دونوں میں سے رشتہ میں دادا کس کے متعلق کہا گیا ہے۔ یہ دونوں تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے گئے۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب پہلے واپس ہوئے اور دُوسرا لڑکا ان کے ذرا پیچھے تھا۔ کہ میں نے آہستہ سے پُوچھا۔ کہ دادا ان میں سے کون سا لڑکا ہے۔ یہ بات اس دُوسرے لڑکے نے سُن لی۔ اور کہا۔ کہ "وُہی تو تھے جو گئے چلے" میں نے سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ سے کہا۔ کہ دیکھ لو۔ میری بات کی سند مل گئی:۔

اپنے رشتہ داروں سے تعلّقات

بڑھانے کا شوق ہر انسان کو ہوتا ہے اتفاق کی بات ہے۔ کہ سارہ بیگم مرحومہ نے کہیں میاں عبد الرحیم احمد صاحب سے کہا۔ کہ تم شوق اور کوشش سے پڑھو۔ اگر تعلیم میں ترقی کرو گے۔ تو میں کوشش کروں گی۔ کہ امۃ القیوم بیگم اور امۃ الرشید بیگم میں سے کسی کے ساتھ تمہارا نکاح ہو جائے۔ اور یہ

عجیب اتفاق

ہے کہ ان کی بات جو اس وقت شاید محض ہنسی میں کہی گئی تھی۔ آج پُوری ہو رہی ہے۔ اور آج میں اپنی لڑکی امۃ الرشید بیگم کے ساتھ ان کے نکاح کا اعلان کر رہا ہُوں۔ یہ علیگڑھ میں ایم۔ اے میں پڑھتے ہیں:۔

(اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ تعالےٰ نے ایجاب و قبول کرایا میاں حمید احمدؐ صاحب جب اُٹھے۔ تو اُن کے گلے میں پھُولوں کے بہت سے ہار تھے۔ مگر میاں عبد الرحیم احمد صاحب کے گلے میں کوئی نہ تھا۔ حضُور نے میاں حمید احمد صاحب کو مخاطب کر کے بزبانِ پنجابی فرمایا۔ کہ میاں عبد الرحیم احمد کے گلے میں بھی ہار ڈال دو۔ ان کے یہاں کوئی رشتہ دار نہیں ہیں۔ جو اُن کو بھی ہار ڈالتے۔ اس فقرہ کا سُننے والوں پر بہت اثر ہُوا۔ میاں حمید احمدؐ صاحب نے اپنے ہار ان کے گلے میں ڈال دیئے۔ اور بعض دوسرے احباب نے بھی ڈالے):

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ساتویں حدیث:- اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

ترجمہ:- بچو دوزخ کی آگ سے اگرچہ کھجور کا آدھا حصہ دے کر

یہ حدیث نجات کا دروازہ اور بہشت کی کنجی ہے۔ کاش ہم مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور ہم اس فرمان اقدس پر پوری طرح عمل کر کے اپنے لئے توشہ آخرت اکٹھا کریں۔ آمین یارب العالمین

(۱)

ایک جگہ غربا کے لئے چندہ ہو رہا ہے امراء بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ کوئی سو روپیہ دیتا ہے۔ اور کوئی پچاس روپیہ چندہ لکھواتا ہے۔ غرض بڑی بڑی رقمیں دی جارہی ہیں۔ کہ اسی مجلس میں ایک غریب بھی بیٹھا ہے۔ وہ امیروں کے بڑے سے بڑے عطیوں کو دیکھ کر حیران و شرمسار ہے۔ کہ میں کیا کروں۔ اگر بڑی رقم لکھواتا ہوں۔ تو اس کی توفیق نہیں پاتا۔ نہ دوں تو ثواب سے محروم ہوتا ہوں۔ گھر میں اسوقت تھوڑا سا آٹا ہے۔ اور جیب میں اس وقت صرف ایک آنہ اس ایک آنہ کے دینے سے کیا فائدہ؟ میرے ایک آنہ سے غربا کا کیا بنے گا؟ غرض وہ اسی شش و پنج میں ہے۔ کہ اسے سرور کائنات کا یہ فرمان موٹے حروف اور جلی خط میں لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ یعنی خدا کے ہاں تو کھجور کا آدھا حصہ بھی مقبول ہے، اور ہمارا شکور و غفور خدا تو ایک پائی بھی بصد شکریہ لینے کو اور ثواب میں دوزخ حرام کرنے کو تیار ہے۔ تو کیوں تردد میں ہے لا جو کچھ موجود ہے حاضر کر کیونکہ خدا کی نظر قلت و کثرت پر نہیں۔ اس کی نظر تو دل پر ہے۔ کیا تو نے ہمارے مسیح سے نہیں سنا۔ کہ ؎

اے کہ داری مقدرت ہم عزم تائید ادیں

اے وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی مقدرت ہے۔ اور وہ دین

لطف کن ما را نظر اندک نیا ز بیت

کی مدد کا ارادہ کرتا ہے۔ مہربانی کر کے جو کچھ موجود ہے لے آ ہماری نظر تھوڑے یا بہت پر نہیں۔

یہ حدیث اور یہ شعر معلوم کر کے وہ شخص ایک آنہ چندہ دیتا ہے۔ اور خدا ایک سے دس دس سے سو۔ سو سے سات سو اور پھر الی ضعاف کثیرۃ کے مطابق اس کے نامۂ اعمال میں لاکھوں لاکھ روپیہ کا ثواب لکھ لیتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ نوٹ درج کیا جاتا ہے۔ کہ غریبوں کی امداد کے لئے زید نے ایک سو روپیہ دیا۔ اور وہ اس سے زیادہ دے سکتا تھا۔ ہم نے اس کے چندہ کو قبول کیا۔ بکر نے پچاس روپیہ دیا۔ اور وہ اس سے زیادہ بھی دے سکتا تھا ہم نے اس کا عطیہ بھی قبول کیا۔ پھر اس غریب کے نام کے آگے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس نے ایک آنہ دیا۔ اور اس کے پاس اور کچھ نہ تھا۔ صرف یہی ایک آنہ اس کے پاس تھا۔ اس لئے ہم نے اسے قبول کیا۔ اور ایسا قبول کیا۔ کہ اسے سب امیروں اور سب مالداروں سے آگے بڑھا دیا۔ کیونکہ ہماری نظریں دلوں اور نیتوں پر ہوتی ہیں۔ صدقات اور چندوں کی کمی یا بیشی پر نہیں ہوتیں۔

(۲)

ایک امیر اپنے غریب ہمسایہ کو جب گھر میں کوئی اچھی چیز پکتی ہے بھیجد یتا ہے اب یہ غریب اپنے امیر ہمسایہ کو کیا بھیجے پلاؤ اس کے ہاں نہیں پکتا۔ زردہ کی اسے توفیق نہیں۔ کیونکہ اس کے ہاں تو دال سے روٹی کھائی جاتی ہے۔ یا سرسوں کا ساگ کبھی کبھی پکایا جاتا ہے۔ اب یہ غریب ہمسایگی کا حق ادا کرنے سے محروم ہے۔ مگر یہ حدیث اسے کہتی ہے۔ کہ تو ذرا نہ گھبرا اگر تو کسی دن سرسوں یا اچھی دال یا گڑ کی ایک ڈلی یا شکر کی ایک قلیل مقدار یا چند گنے یا جوار کی روٹی اپنے امیر ہمسایہ کو بھیجیگا۔ تو خدا کے ہاں تو اپنے ہمسایہ کے حقوق ادا کرنے والا ٹھہرے گا۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے ایک اور حدیث میں فرمایا کہ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ یعنی اے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی دوسری ہمسائی کو دینے کے لئے کوئی سا تحفہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسے حقیر نہ سمجھے۔ مثلاً گھر میں اگر بکری کا پائچہ پکا ہوا ہو تو وہی اپنی ہمسائی کے ہاں بھیجدے۔

(۳)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو فارسی میں کیسا عمدہ جامہ پہنایا ہے۔ کہ پڑھ کر طبیعت خوش ہوجاتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ؎

نیم نانے گر خورد مرد خدا
بذل درویشاں کند نیمے دگر

یعنی اگر کسی نیک اور خدا رسیدہ شخص کو ایک روٹی ملے تو وہ آدھی خود کھائے گا۔ اور آدھی کسی اور محتاج کو دیدیگا۔ سبحان اللہ خدا کے نیک اور پاک بندے کیسے ایثار مجسم ہوتے ہیں۔ کہ ان کے حالات پڑھ پڑھ کر میری تو عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اور اپنی حرص اور آرام طلبی کو دیکھ کر شرم کے مارے زمین میں غرق ہونے کو دل چاہتا ہے۔ خدا کی قسم دنیا کی عزت اور وقار انہی خدا ترس لوگوں کے دم سے ہے۔ ورنہ بڑے بڑے باوقار بادشاہ اور امراء جو سر بفلک محلات اور عالیشان کوٹھیوں میں ہزاروں نوکروں سے خدمت لیتے۔ اور ہر وقت عیش و عشرت میں غرق رہتے ہیں۔ اور جن کی میزوں پر ایک ایک وقت میں بیس بیس کھانے چنے ہوتے ہیں۔ اور فرسٹ کلاس یا سپیشل ٹرینوں میں سفر کرتے۔ اور جن کی کوٹھیوں کے اردگرد بیسیوں موٹریں گھومتی رہتی ہیں۔ کیا اس دنیا کی عزت ان کے وجود سے ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں وہ تو دنیا کے لئے باعث ذلت اور بدنامی ہیں۔ کیا فرق ہے ان میں اور ایک بیل میں کہ کھایا اور گوبر کر دیا۔ مستی میں آئے اور جوش شہوت فرد کر دیا۔ غضب میں آئے تو کمزور اور مظلوم کو مار کر اپنے غصہ کو ٹھنڈا کر لیا۔ یعنی وہ تو جانور بلکہ جانوروں سے بدتر ہیں۔ سچ ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ لیکن دنیا ہاں اس خاکی دنیا کی زینت اور وقار اور عزت ہے تو ان پاک نفس لوگوں سے جو خود بھوکے رہتے۔ مگر ہمسایہ کو بھوکا نہیں ہونے دیتے۔ خود سردی میں ٹھٹھرتے ہیں مگر بیواؤں اور یتیموں کو گرم رکھتے ہیں خود تکلیف اٹھاتے ہیں، مگر کسی مسکین اور غریب کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے سبحان اللہ یہ ہیں وہ لوگ جن سے دنیا قائم ہے۔ ورنہ یہ گنہگار دنیا۔ یہ خدا کی نافرمان دنیا یہ خدا کی نظروں کے سامنے عیش و عشرت اور بے حیائیوں میں ڈوبی ہوئی دنیا اس قابل نہ تھی۔ کہ ایک منٹ کے لئے بھی اسے قائم رکھا جاتا یہ تو سب برکت ان قدسی نفس مردان خدا کی ہے۔ کہ یہ عالم ان کے پاک وجود کی برکت سے قائم ہے۔ جس دن یہ لوگ اس دنیا میں نہ رہیں گے اسی دن قیامت آجائے گی۔ اے اللہ تو ہی ان بزرگوں اور پاک دل لوگوں کا حامی و متکفل ہو۔ جو صرف تیرے پاک و حسین چہرہ کی خاطر ہاں صرف اور صرف تیرے پیارے دل کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیری مخلوق کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور دنیا ان کو غریبوں۔ بیواؤں اور مسکینوں میں گھرا ہوا پاتی ہے۔ اور جو خود حق الیقین کے ساتھ سمجھتے ہیں۔ کہ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ وَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِخَلْقِهٖ۔ یعنی تمام مخلوق خدا کے اہل و عیال کے مرتبہ پر ہے اور اللہ کو اپنی مخلوق میں سب سے پیارا وہی ہے۔ جو اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نفع پہونچاتا ہے۔

پس اے میرے احمدی بھائیو اور اے میری احمدی بہنو! اس حدیث کو گرہ میں باندھ لو کہ اتقوا النار ولو بشق تمرة۔ یعنی دوزخ سے بچنے کے لئے یہ انتظار نہ کرو کہ اس اس قدر روپیہ ہو تب ہم صدقہ کریں گے۔ بلکہ زندگی کو غنیمت سمجھو۔ فرصت کو نعمت سمجھو۔ اور موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو اور جو کچھ ہے اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔ اور اخروی عذاب سے بچنے کا راستہ اختیار کرو۔

(۴)

یہ حدیث گو بظاہر خرچ کے متعلق ہے کہ اللہ کی راہ میں انسان کسی رقم کو بھی حقیر نہ سمجھے۔ لیکن حقیقتاً یہ علاوہ مال کے اور تمام باتوں پر بھی حاوی ہے۔ مثلاً ایک شخص جب قرآن مجید اور حدیث شریف میں تبلیغ حق کی فضیلت پڑھتا ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے ثواب پر آگاہ ہوتا ہے۔ تو لازماً اس کا دماغ مختلف سکیمیں مرتب کرتا ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے۔ کہ میں صداقت کی تائید میں ایک زبردست کتاب لکھوں۔ کبھی سوچتا ہے۔ کہ میں انگریزوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک انگریزی اخبار جاری کروں۔ کبھی یہ سوچتا ہے۔ کہ میں یورپ یا امریکہ جاؤں۔ اور وہاں سفید اقوام میں دین حق کی تبلیغ کروں۔ لیکن ان سکیموں کو دقتوں اور مشکلوں کی وجہ سے وہ عملی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ وہ یورپ اور امریکہ جا سکے گا۔ نہ اخبار جاری کر سکیگا اور نہ کوئی ضخیم کتاب تصنیف ہو سکے گی۔ اور تمام سکیمیں فیل ہو جائیں گی۔ لیکن یہ حدیث اس کو یہ نصیحت کرتی ہے۔ کہ نجات حاصل کرنے۔ ثواب کمانے۔ بہشت میں داخل ہونے کے لئے کسی بڑی سے بڑی سکیم پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنے آدھی کھجور دے کر بھی یہ سب کچھ کیا جا سکتا ہے یعنے تبلیغ حق کا کام جاری کر دیا جائے۔ اگر یورپ اور امریکہ کا سفر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ تو اپنے گاؤں اور شہر ہی میں تبلیغ شروع کر دی جائے۔ اگر اخبار کا اجراء نہیں ہو سکتا۔ تو الفضل میں ہی مضامین لکھے جائیں۔ اگر کوئی ضخیم اور مکمل کتاب شائع نہیں ہو سکتی۔ تو ایک چھوٹا سا ٹریکٹ ہی شائع کر دیا جائے۔ غرض جس نیکی کی توفیق ہو اسے ہی عمل میں لایا جائے۔ ورنہ اگر تکمیل کا انتظار کیا جائے گا۔ تو عمر نوح بھی ختم ہو جائے گی اور تبلیغ نہ ہو سکے گی۔ غرض یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی سے معمولی نیکی کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔ اور مکمل اور اعلیٰ خیالی نیکیوں کے انتظار میں عمر ضائع نہ کی جائے۔ اور کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ساری کے پیچھے آدھی بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔

تحریک جدید سال ہفتم کے مطالبہ پر ایک رجمنٹ کے احمدی سپاہیوں کی شاندار قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں "تحریک جدید سال ہفتم" کے وعدوں کی فوجی رجمنٹ کے دوستوں کی ایک شاندار فہرست صوبہ دار شیر ولی صاحب نے پیش کی ہے۔ صوبہ دار صاحب خدا کے فضل سے اپنے نیک نمونہ کے ساتھ کوشاں رہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ احباب "تحریک جدید" میں حصہ لیں۔ آپ نے تحریک جدید کے وعدوں کے آخری ایام میں احمدی سپاہیوں کے سامنے یہ مطالبہ پیش کیا۔ اس پر ۱۷ احباب نے ۳۴۵ روپے کے وعدے کئے۔ یہ فہرست سپاہی غلام مرتضےٰ صاحب نے تیار کر کے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی۔ اس فہرست میں اکثر احباب وعدہ کرنے والے نئے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے بے کار تھے فہرست کے پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان احباب کی قربانیوں پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے وعدہ کرنے والوں کو "جزاکم اللہ احسن الجزاء" فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

اس فہرست کو شائع کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "تحریک جدید" کی "اعلےٰ شان" اس کی "اہمیت" اور اس کے اعلےٰ فوائد کے بارے میں بھی کچھ پیش کر دیا جائے تا اس سال میں ہی جن احباب نے حصہ لیا ہے ان کو اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو گذشتہ جن سالوں میں بوجہ بے کاری شامل نہیں ہو سکے اس میں بھی شامل ہو جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں سمجھتا ہوں۔ تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے مورد ہوئے"۔

(۲) میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کا کام اسی قسم کا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ جماعت کے مخلصین کی ایک مستقل یادگار قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کی روحوں کو ان کی وفات کے بعد بھی مستقل طور پر ثواب پہنچانا چاہتا ہے کیونکہ اس چندے کے ذریعہ اشاعت اسلام کی ایک مستقل بنیاد پڑنے والی ہے۔ پس تحریک جدید اپنے ساتھ اس قسم کے برکات رکھتی ہے اور اس قسم کے انوار اتر تے محسوس ہو رہے ہیں کہ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ انہیں اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا کوئی خاص مقام عطا فرمائے گا"۔

(۳) "یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر دس سال کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کا جہاد دس منزلوں پر مشتمل ہے۔ جس کی اب ساتویں منزل شروع ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرمائے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"۔

(۴) "وہ لوگ جو متواتر دس سال اسمیں حصہ لیں گے وہ وہ ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا جس میں پانچ ہزار سپاہیوں کی فوج کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ بڑھ کے حصہ لیتے ہیں۔ ان پانچہزار سپاہیونکا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہیگا"

(۵) تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے انہی پانچہزار سپاہیوں کے بارے میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ دس سال متواتر حصہ لینے والونکے نام دس سال گذرنے پر ایک کتاب میں شائع کئے جائیں گے۔ اور ایک اہم لائبریری کے ہال میں ان سپاہیوں کے نام منارۃ المسیح کی طرح کندہ کر دیئے جائیں گے۔ تا آنے والی نسلیں انکی قربانیوں کی وجہ سے ان پر دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(۶) "مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف مومن ہی قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا کے ذکر کو بلند کرنے اور اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے رات دن جانی اور مالی قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ نہ اپنے آرام کی پرواکرتا ہے نہ آسائش کی۔ بلکہ خدا کی راہ میں وہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کی قربانی اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ابدالآباد برکات ملتی ہیں۔ جو قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جن کی نگاہیں آسمان کی طرف بلند ہوتی ہیں۔ جو دنیوی ثمار کی بجائے آخروی ثمار کی قدر و قیمت پہچانتے ہیں۔ اور درحقیقت اصلی نعمتیں اور حقیقی برکات وہی ہیں"۔

تحریک جدید کے جہاد کی اہمیت کے پیش نظر بیسیوں سپاہی ہیں۔ جو دس سال کا چندہ پیشگی دے چکے ہیں۔ اور کئی ہیں جنہوں نے جب یہ دیکھا۔ کہ ہمارے پاس نقد روپیہ نہیں۔ تو انہوں نے اپنی جائیداد تحریک جدید کو با قبضہ دے دی ہے۔ چنانچہ انہی ایام میں ایک دوست جو وعدہ سال پنجم اور ششم ادا نہ کر سکے تھے ساتویں سال کا وعدہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور از راہ ترحم میرا وعدہ ۱۳۵ر کا قبول فرمائیں۔ میں نے بہر حال دس سال تک اسمیں چندہ دینا ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میں اپنی موعودہ رقوم ادا نہ کر سکا۔ تو میں اپنی جائیداد اپنے وعدہ کے حساب میں دیدوں گا۔ اول تو مجھے اپنے خدا پر کامل بھروسہ ہے کہ وہ ادا کرنیکا سامان کر دیگا۔ ورنہ میں جائیداد جو اس غرض سے محفوظ رکھتا آ رہا ہوں پیش حضور کر دونگا

پس اگر آپ کا دل اور آپ کا ایمان ایسی شاندار تحریک میں شامل ہونے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اور آپ کے دل میں امنگ اور شدید خواہش ہے۔ تو آپ گذشتہ سالوں کا بھی دینے کا وعدہ کر کے حضور کے سامنے وعدہ پیش کریں۔ مگر یہ بھی یاد رہے۔ کہ گذشتہ سالوں کا چندہ اسی سال دینا ضروری نہیں۔ بلکہ آپ نے مثلاً دسویں سال کا وعدہ پانچ روپیہ فی سال کے حساب سے۔ اور ایک آنہ ہر سال اضافہ کے ساتھ کیا ہے تو ۵۲/۱۲/۹ کی رقم ایک روپیہ ماہوار کی قسط سے دس سال ختم ہونے پر پوری کر سکتے ہیں

یا ساتویں سال کے ساتھ گذشتہ ایک یا دو سال کا دے لیں - اور اسی طرح آٹھویں - نویں - اور دسویں سال کے ساتھ ایک ایک دو دو سال کا دے کر بھی پورا کر سکتے ہیں - غرض ادائیگی کے لئے جس طرح آپ کو سہولت اور آسانی ہو - اس کے مطابق دینے کی اجازت ہے صرف دفتر "فنانشل سکرٹری تحریک جدید" میں ادائیگی کی صورت کا نوٹ کروانا ضروری ہے - پس جو سپاہی گذشتہ سالوں کا چندہ نہیں دے سکے - اللہ تعالیٰ ان کو گذشتہ سالوں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار فوج کے حقیقی سپاہی وہی ہیں - جو دس سال متواتر قربانی کریں - اللہ تعالیٰ توفیق بخشے - آمین - فہرست حسب ذیل ہے

صاحبزادہ میرزا داؤد احمد صاحب -/۴۰
صوبیدار شیر ولی صاحب بمعہ اہلیہ -/۳۵
سپاہی غلام مرتضیٰ صاحب ۶/۱/۶
لیس نائک محمد اشرف صاحب ۶/۱/۶
سپاہی محمد شفیع اسلم صاحب -/۸/۵
" محمود احمد صاحب بمعہ والدہ صاحبہ مرحومہ نمبر ۴۹۲۹ -/۱۱
سپاہی حمید احمد صاحب حکیم -/۵
" محمد خان صاحب -/۵
" جمال الدین صاحب -/۵
" محمد اکبر صاحب -/۸/۵
" محمد اشرف صاحب -/۱۲/۵
" رشید احمد صاحب -/۸/۵
" شریف احمد صاحب -/۷
" ظفر اللہ خان صاحب -/۵
" امین الدین صاحب -/۵
" برکت علی صاحب -/۵
" بشیر احمد صاحب -/۵
" رحمت خان صاحب -/۵
" عبد الرحمٰن صاحب نمبر ۴۶۷ -/۵
" محمد شریف صاحب -/۶
" محمد حفیظ صاحب -/۶
" غلام حسین صاحب -/۵
" محمد اسمٰعیل صاحب -/۵
" محمود صاحب نمبر ۵۲۳ -/۵
فضل الرحمٰن صاحب نائک ۵/۱/۶

سپاہی فیض احمد صاحب -/۵
" نذیر احمد صاحب -/۵
" محمد شفیع صاحب نمبر ۵۱۴۶ -/۵
" محمد شریف صاحب نمبر ۵۱۵۸ -/۵
" خضر حیات صاحب -/۸
" نعمت اللہ صاحب -/۵
" عبد اللطیف صاحب -/۸
" عنایت بیگ صاحب -/۵
" عیسیٰ خان صاحب -/۵
حوالدار عبد المنان صاحب -/۵
سپاہی عبد المنان صاحب -/۵
" حمید احمد صاحب -/۵
" عبد الوہاب صاحب -/۶
" عبد الرحمٰن صاحب نمبر ۴۹۳۳ -/۵
فیروز الدین صاحب لیس نائک -/۱/۵
عطاء اللہ صاحب (۲/۷ کمپنی) -/۵
سپاہی فضل احمد صاحب -/۱/-/۵
" محبوب الرحمٰن صاحب -/۵
" نذیر احمد صاحب -/۶
" ولی الحق صاحب -/۵
" محمد انور صاحب -/۵
" رشید احمد صاحب -/۵
" غلام رسول صاحب -/۵
" عطاء اللہ صاحب نمبر ۴۹۰۰ -/۵
" محمد شفیع صاحب نمبر ۴۹۰۷ -/۵
" حبیب اللہ صاحب -/۵
" محمد اسحٰق صاحب -/۵
" مبشر احمد صاحب کلرک معہ والد صاحب مرحوم -/۱۱
سپاہی مبارک احمد صاحب ۵/۸/-
" عبد اللہ آفریدی صاحب و امان اللہ صاحب -/۵
سپاہی محمد الدین صاحب -/۵
" نعمت اللہ صاحب -/۵
عبد الرحمٰن صاحب نمبر ۴۴۹۵ -/۵
محمود احمد صاحب لیس نائک نمبر ۴۳۲۷ -/۵
فضل الدین صاحب " -/۵
سپاہی اقبال احمد صاحب -/۵
" محمود احمد صاحب نمبر ۴۹۳۲ -/۵
دیوان علی صاحب نائک ۵/۲
سپاہی بشیر احمد صاحب -/۵
عبد اللہ خان صاحب نائک نمبر ۴۸۹۴ -/۱۳
نور احمد صاحب لیس نائک -/۵

آنریبل وزیر تعلیم پنجاب کھیوڑہ میں

کھیوڑہ ضلع جہلم میں ۴ فروری کو آنریبل میاں عبد الحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب تشریف لائے کھیوڑہ نمک مائن کے معائنہ کے وقت ملک محمد ہاشم صاحب احمدی ٹھیکیدار مائن نے مینیجر مائن سے اجازت لے کر وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم بایں الفاظ پیش کی - جناب میاں صاحب السلام علیکم - جناب کو گورنمنٹ عالیہ نے وزیر تعلیم مقرر فرمایا ہے - مگر اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ایک اسلامی تعلیم کا وزیر مہدی مبعوث ہو چکا ہے بندہ بحیثیت اس کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کا ایک فرد ہونے کے اس کی کچھ تعلیم پیش کر کے عرض کرتا ہے کہ آنجناب ایک دفعہ اس تعلیم کو بھی پڑھ کر اس پر غور فرمائیں - اس کے بعد ملک صاحب نے ایک چھوٹا سا مختصر ٹریکٹ بنام "تعلیم" ایک لفافہ میں رکھ کر پیش کیا - جسے آنریبل میاں صاحب نے خندہ پیشانی سے لیا اور ملک صاحب کا شکریہ ادا کیا - جب بھی کوئی اعلیٰ افسر خواہ راجہ ہو یا نواب یا اور کوئی مذہبی لیڈر کھیوڑہ میں وارد ہوتا ہے تو ملک صاحب احمدیت کا پیغام ضرور پہنچاتے ہیں -

خاکسار - ابو الفضل ملک محمد حسین حافظ پنڈ دادن خان

خدا تعالیٰ کا قہری نشان

عرصہ تقریباً چھ ماہ کا ہو گیا ہے - کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جماعت احمدیہ سید والا کے ہاں تبلیغ کے لئے آئے - اور ایک ہفتہ رہنے کے بعد پنڈی چری چلے گئے - وہاں آپ تین دن رہے - آپ نے پہلی تقریر کی - تو ایک دو زمیندار لوگوں نے کہا - ہم یہاں تقریر نہیں ہونے دیں گے - جس پر مولوی صاحب نے فرمایا - اگر آپ میری تقریر باہر علی الاعلان نہ ہونے دیں گے - تو میں کسی احمدی کے مکان میں تقریر کر لوں گا - لہذا دوسری تقریر آپ کی میاں روشن دین صاحب احمدی کے مکان پر ہوئی - جس میں بہت سے احمدی غیر احمدی احباب شامل ہوئے - ان زمینداروں کو پھر طیش آیا - کہنے لگے - اب ہم احمدیوں کے گھروں میں بھی تقریر نہ کرنے دیں گے چنانچہ تیسرے دن نماز مغرب ہو رہی تھی - کہ بار بار زمیندار آدمی بھیجتے - تاکہ تقریر سے روکا جائے احمدی نماز پڑھ رہے تھے - لوگ دیکھ کر واپس جا کر نمبردار سے کہتے کہ وہ نہیں آتے اور اس طرح خوب بھڑکایا - حضرت مولوی صاحب نے بعد اختتام نماز اسی جگہ بیٹھے ہوئے فرمایا - اچھا بھائی ہم لوگ تو آپ کے لئے روحانی پانی کے مشکیزے لائے تھے - لیکن آپ نے وہ پانی پینے سے انکار کر دیا - خدا تعالیٰ نے مجھے نماز میں دکھایا ہے - کہ اس جگہ آگ برس رہی ہے - ہمیں آپ کی دھمکیوں کا کوئی ڈر نہیں - ہم اپنے آقا کا حکم ماننے والے ہیں - دوسرے دن مولوی صاحب موصوف چلے گئے - پورے پندرہ دن کے بعد اس گاؤں میں شدید قسم کی چیچک شروع ہو گئی - اور موتا موتی لگ گئی - قریباً ۵۰ آدمی مر گئے - ہر روز کئی کئی موتیں ہوتی تھیں - بے اختیار ان کے مونہوں سے یہ نکلنا شروع ہو گیا - کہ اس گاؤں پر نہ معلوم کیا آفت آ گئی ہے - کہ آگ بھڑک اٹھی ہے - ابھی تک بیماری بدستور ہے - احمدیوں کے گھر بفضلہ بالکل محفوظ ہیں - الحمد للہ اردگرد سارے علاقہ میں کوئی بیماری نہیں -

فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار - محمد ابراہیم احمدی مدرس سید والا -

۴ سپاہی غلام فرید صاحب -/۵ ، بابو حمید احمد صاحب کلرک نمبر ۴۹۳۱ ۵/۳/۶

فضلِ حق بر فضلِ حق

جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تو اس کے بعد مجھے ایک صوفی بزرگ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ فرمانے لگے۔ مرشد کی توجہ کا اثر مرید پر ہوتا ہے۔ ہمارے مرشد کی توجہ اس طرف بہت بڑھی ہوئی تھی۔ کہ لوگ قرآن شریف کے ترجمہ سے واقف ہو جائیں۔ اس واسطے ان کے تمام مرید ترجمہ قرآن شریف پڑھنے کی توفیق و قوت پالیتے تھے آپ کے مرشد حضرت مرزا صاحب کی توجہ غیر مذاہب کا رد کرنے اور اشاعت اسلام کی طرف بہت ہے اسواسطے آپ جلد مباحثات و مناظرات میں اور غیر مذاہب کے لوگوں کو مسلمان بنانے میں کامیابی حاصل کریں گے۔

اس صوفی بزرگ کا یہ فرمان درست تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اللہ تعالیٰ نے عاجز کو عیسائیوں پر ایسا رعب عطا کر دیا۔ کہ جب میں کسی شہر میں دورے پر جاتا۔ تو بڑے پادریوں کی طرف سے گشتی چٹھی شائع ہو جاتی کہ قادیان کا صادق تمہارے شہر میں آئے گا۔ کوئی عیسائی مناد اس سے مناظرہ نہ کرے۔ اور نہ کوئی عیسائی اس سے ملنے جائے۔ اس کے بعد یورپ امریکہ میں صدہا عیسائی میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم یہ سب کامیابیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ کا نتیجہ تھیں۔ مگر آپ کی توجہ کے ایک اور نتیجہ کا میں اس جگہ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو میں نے اپنے سفروں میں جماعت احمدیہ کے مختلف شہروں کے ممبروں میں ملاحظہ کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہزارہا نشان اسلام اور احمدیت کی صداقت کے دکھلائے۔ لیکن ان کے علاوہ آپ کی جماعت کے ہر ایک فرد نے بھی کوئی نہ کوئی نشان صداقت احمدیت کا اپنے وجود میں یا اپنے عزیزوں دوستوں اور مخالفوں کے وجود میں ملاحظہ کیا اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آج جس قدر احمدی دنیا میں موجود ہیں۔ اتنے ہی نشانات بھی ظاہر ہو چکے ہیں۔ بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ کیونکہ بعض آدمیوں نے صرف ایک نشان دیکھا اور بعض نے کئی ایک نشان دیکھے۔ ایسے نشانات کی مثال میں ایک بابو فضل حق صاحب ریلوے گارڈ سہارنپور کا مختصر ٹریکٹ ہے۔ جو انہوں نے حال میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے۔ اور جس میں انہوں نے اپنے وہ حالات درج کئے ہیں۔ جو ان کے لئے سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کا موجب ہوئے۔ ناظرین یہ رسالہ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے منگوا کر پڑھ اور تقسیم کر سکتے ہیں۔

مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جن کے پرانے پتے درج ہیں انکے موجودہ پتے مطلوب ہیں اگر یہ اصحاب اس اعلان کو دیکھیں تو خود ورنہ دوسرے اصحاب انکے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۸۱) میاں محمد سرور صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹی ڈنگہ ضلع گجرات
(۸۲) میاں شیر محمد صاحب آرائیں ۵ D.N ڈاکخانہ سمہ سٹہ ریاست بہاولپور
(۸۳) میاں مبارک احمد صاحب پٹواری مقام ڈھڈیال ضلع امرتسر
(۸۴) فضل محمد صاحب اول مدرس ملیکے نارو ڈاکخانہ پاک پٹن ضلع منٹگمری
(۸۵) Haji Sarjuddin Sahib near post Warburton Distt Sheikhupura.
(۸۶) ملک غلام نبی صاحب اے۔ڈی۔آئی۔ آف سکولز دریا خان
(۸۷) امام الدین صاحب احمدی موضع چک بابریاں ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات
(۸۸) ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مقام گھوٹکی ضلع سکھر سندھ
(۸۹) چوہدری رحیم بخش صاحب نمبردار ولد چوہدری نور احمد صاحب کمبوہ ڈاکخانہ سرائے امانت خان امرتسر
(۹۰) مستری مراد بخش صاحب رسول پور ڈاکخانہ بھنگالہ تحصیل قصور ضلع لاہور

ناظر بیت المال

مساجد فنڈ

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت بجٹ میں ایک مد "مساجد فنڈ" ہے۔ جس میں کوئی رقم نہیں رکھی جاتی۔ بلکہ بشرط آمد اس سے خرچ کیا جاتا ہے۔ اسوقت یہ مد خالی ہے۔ اور امداد کیلئے بیرونی جماعتوں کی طرف سے درخواستیں آرہی ہیں۔ تمام ذی ثروت احباب اس میں حتی المقدور رقمیں بھجوائیں۔ مساجد بنوانے اور ان کی تعمیر میں امداد دینے میں بہت بڑا ثواب ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

ضرورت

حفاظت کے واسطے ایک ریٹائرڈ فوجی ملازم کی خدمات کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے دفتر امور عامہ میں جلد بھیجدیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۱۱ فروری۔ دشمی کے معتبر حلقوں کا بیان ہے کہ جنرل فرینکو اور مسولینی کے درمیان جو ملاقات ہونے والی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جنرل فرینکو ثالث بن کر اٹلی کی برطانیہ سے صلح کرا دے۔ کہا جاتا ہے کہ صلح کی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ لنڈن میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کے برطانیہ پر حملہ کے ساتھ ہی جاپان ایسٹ انڈیز اور ملایا پر حملہ کر دے گا۔ جب سے تین طاقتوں کا معاہدہ ظہور میں آیا ہے جاپان اپنی قوم کو کسی خاص موقعہ کے لئے تیار کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ کل بلغیریا کی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ شاہ بلغیریا اپنے دیہاتی مکان کو جو صوفیہ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہو گئے ہیں کیونکہ بلغیریا پر جرمن حملہ کا فوری امکان ہے۔

بنارس ۱۱ فروری۔ ڈاکٹر مونجے نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس مدراس کے ریزولیوشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہندو مہاسبھا حکومت کی طرف سے یہ اعلان کرانا چاہتی ہے کہ پاکستانی سکیم کو کبھی منظور نہیں کیا جائے گا۔ اگر حکومت نے ۱۳ مارچ تک اس قسم کا اعلان نہ کیا تو ہندو مہاسبھا یہ مطالبہ منوانے کے لئے کسی مؤثر اقدام پر غور کرے گی۔

ترچناپلی ۱۱ فروری۔ مسٹر این جی رنگا ممبر مرکزی اسمبلی کو آج سزائے قید کی میعاد پوری ہو جانے پر مقامی جیل سے رہا کر دیا گیا انہوں نے کہا میں اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے دہلی جا رہا ہوں۔ لیکن کچھ دیر بعد پولیس نے ان کو سنایا کہ آپ نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۱ فروری۔ مہاراجہ نابھہ کو ۵ مارچ کو مکمل اختیارات دینے کا فیصلہ ہوا ہے۔ ریذیڈنٹ پنجاب سٹیٹس نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کونسل آف ایجنسی کے موجودہ صدر مسٹر ڈیکفیلڈ نے ایک سال کے لئے بطور وزیر اعظم ریاست میں رہنا منظور کر لیا ہے۔

بمبئی ۱۱ فروری۔ تھانہ میونسپلٹی نے گاندھی جی کے خلاف مفلسی کا وارنٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے تھانہ میں ایک گاندھی آشرم ہے جس کا ٹیکس ادا نہ ہونے پر تھانہ میونسپلٹی نے مندرجہ بالا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ حکومت برازیل نے ایک تازہ حکم کے ذریعہ برازیل میں یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ انگریزی ہوائی جہاز مسلسل دو راتوں سے شمال مغربی جرمنی کے اہم مقامات پر بڑے زور سے حملے کر رہے ہیں۔ کل رات انہوں نے بریمن اور بعض اور مقامات پر بم برسائے موسم اگرچہ خراب تھا اور یہ حملہ اتنے زور کا نہیں تھا جتنا سوموار کی رات کو کیا گیا تاہم جرمنی کا بہت نقصان ہوا۔ جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے انگریزی ہوائی جہازوں کے اس حملہ کو تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ آج صبح لنڈن میں تھوڑی دیر کے لئے ہوائی خطرہ کا الارم ہوا اور چند جرمن جہاز اڑتے دیکھے گئے جنہوں نے کچھ بم بھی گرائے مگر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ ایک نامہ نگار نے اٹلی کی چھاؤنی جنوا پر انگریزی جہازوں کے حملہ کے متعلق اپنی عینی شہادت کا ذکر یوں کیا ہے۔ اطالوی جہازوں کو انگریزی جنگی جہازوں کی آمد کا اس وقت علم ہوا جب انہوں نے گولہ باری شروع کر دی اطالوی توپچیوں نے اگرچہ جواب میں گولہ باری کی مگر ان کے تمام گولے انگریزی جنگی جہازوں سے پانچ سو گز کے فاصلہ پر گرے۔ جب ہمارے جنگی جہاز لوٹنے لگے تو ایک اطالوی شکاری جہاز نے ان کا پیچھا کیا جسے مار کر گرا دیا گیا۔ دوپہر کے وقت دو اور اطالوی شکاری جہاز حملہ کے لئے آئے اور انہوں نے چند بم بھی پھینکے مگر وہ ہمارے جنگی جہازوں سے آدھ میل دور سمندر میں گرے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ مسٹر وینڈل ولکی نے سینیٹ کی امور خارجہ سے تعلق رکھنے والی کمیٹی کے سامنے بیان دینے کے بعد مسٹر روز ویلٹ سے پونے دو گھنٹہ گفتگو کی۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ ہم نے ان حالات پر بحث کی ہے جن کا اثر برطانیہ اور آئرلینڈ پر پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح تمام انٹرنیشنل حالات پر بھی گفتگو ہوئی۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ فرانس کا جو وفد ٹوکیو آیا ہوا ہے اس نے جاپان کی ایک شرط ماننے سے انکار کر دیا۔ حکومت جاپان چاہتی تھی کہ فرانس یہ تسلیم کر لے کہ ایشیا میں جاپان کی پوزیشن سب سے بڑھ کر ہے اور یہ کہ جاپان ہی ایک ایسی طاقت ہے جو امن قائم رکھ سکتی ہے اسی طرح حکومت جاپان چاہتی تھی کہ جاپان اگر کسی ملک پر حملہ کرے تو فرانس اس کے لئے آسانیاں پیدا کرے مگر وفد نے اس شرط کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

دہلی ۱۲ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں آج ہوم ممبر نے بتایا کہ میں دیولی کیمپ کو دیکھ کر آیا ہوں وہاں کسی سیاسی قیدی کو کوئی خاص شکایت نہیں۔ قیدیوں کی صحت بھی بہت اچھی ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ روڈیشیا سے ایک دستہ ہوائی ٹریننگ مکمل کر کے لنڈن پہنچا ہے اور ابھی بہت سے دستے پہنچنے والے ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ نازیوں کی ان بندرگاہوں پر جہاں برطانیہ پر حملہ کی تیاریاں کی گئی ہیں انگریزی ہوائی جہازوں نے لگاتار حملے شروع کر دیئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ مسٹر وینڈل ولکی نے بیرونی معاملات کی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا جرمنی برطانیہ پر کامیابی سے حملہ نہیں کر سکتا۔ ایک مشہور مضمون نویس مس ٹامسن نے لکھا ہے اگرچہ جرمن فوج کو ابھی شکست نہیں ہوئی۔ لیکن ہٹلر کو ہو چکی ہے۔ کیونکہ اس نے لڑائی کے جو منصوبے باندھ رکھے تھے وہ ناکام ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ یونانیوں نے اطالویوں کے ٹڈی دل لشکر کو جو شکستیں دی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے ایک فرانسیسی جنرل کترو نے کہا۔ یونان نے اٹلی سے فرانس کے قتل کا بدلہ لے لیا ہے جس بہادری سے یونانی مقابلہ کر رہے ہیں وہ فرانس کی نو آبادیوں کے لئے مثال ہے۔ اور وقت آنے پر وہ ایسا ہی کریں گی۔ جنرل ڈیول نے کہا یونانی بہادروں نے اٹلی پر چوٹیں لگانے میں پہل کی ہے۔ اور ان چوٹوں کا اثر لڑائی پر بہت زیادہ پڑے گا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ البانیہ کے مورچوں کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے جوابی حملوں کا زور گھٹتا جا رہا ہے۔ بیچ کے علاقہ میں کچھ عرصہ سے لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ اب یونانی فوجیں وہاں بڑھ رہی ہیں۔

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ جنرل فرینکو اور مسولینی کی ملاقات کے متعلق امریکہ میں کئی قسم کی خیال آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ ایک خیال یہ ہے کہ مسولینی سپین سے مدد کی درخواست کرے گا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ اس قسم کی خبریں دنیا میں پھیلتی جا رہی ہیں کہ ہزاروں اطالویوں نے کہا آزاد اٹلی اپنی علیحدہ فوج بنانا چاہتی ہے۔ جو فاسسٹ ازم سے اٹلی کو نجات دلائے۔ اور انگلستان کی مدد کرے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ ایک ہزار سے زیادہ جرمن ہوائی جہاز بلغاریہ پہنچ گئے ہیں اور ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے ایک ترکی افسر نے کہا۔ بلغاریہ کو اب وہ غلطی نہیں کرنی چاہیئے جو ایک دفعہ پہلے کر چکا ہے تھریس کو حملہ سے بچانے کے لئے اس وقت ۲۰ لاکھ ترک سنگینیں تانے کھڑے ہیں۔

ٹوکیو ۱۲ فروری جاپان کی نئی سبھا کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی